"لیے" اور "لئے"

مصنوعی ذہانت کا لسانی تجزیہ

املا کا اصول اور ترجیح

پیش کش: عبدالعلیم بن عبدالحفیظ سلفی

" لئے " اور " لیے "

(مصنوعی ذہانت کا لسانی تجزیہ)

ایک کتاب پر کام کرتے ہوئے لفظ " لیے " کے سلسلے میں ایک خیال آیا کہ مصنفین ،مؤلفین ، انشاء پرداز اور مضمون نگار حضرات لفظ " لئے " اور لفظ " لیے " کی خطاطی میں دونوں طریقوں کو اختیار کرتے ہوئے پائے جاتے ہیں، خاص طور سے کمپیوٹرائزڈ طریقۂ تحریر یا ڈیجیٹل کتابت آنے کے بعد یہ اختلاف کثرت سے دیکھنے کو ملتا ہے۔ واضح رہے کہ میں خود پرانے طریقۂ تحریر کے مطابق زیادہ تر " لئے " ہی استعمال کرتا رہا ہوں لیکن پھر خیال آیا کہ دونوں میں فصیح اور درست ترین طریقۂ تحریر کون سا ہے ؟اس کا جواب مصنوعی ذہانت سے پوچھ لیا جائے۔ کیا کریں آج کل جواب دینے میں اس سے زیادہ جری اور کوئی ہے بھی نہیں ، جواب صحیح ہو یا غلط سیکنڈوں میں پیش کرنے میں جتنی جرءت اس کے اندر ہے کہیں اور محال ہے ، کبھی حوالہ دے دیتا ہے اور کبھی جب اس کے ذہن میں کوئی حوالہ نہ ہو تو خود سے جواب بنالیتا ہے، خال خال ہی ایسا موقع آتا ہے جب وہ کہتا ہے : " معاف کیجئے گا ! اس کا جواب میں نہیں دے سکتا " ۔البتہ اس کی ایک بات بڑی بھلی ہے کہ توجہ دلانے پر " اہلحدیث علماء کی طرح جب کوئی نص صریح اور صحیح مل جائے " اپنی غلطی کا اعتراف بھی بہت جلد کرلیتا ہے۔

اردو ادب و تاریخ ، انشاء نویس اور طریقۂ تحریر سے واقف احباب اس سلسلے میں مصنوعی ذہانت کی معلومات اور اس کے جواب کی خامیوں کی وضاحت کر سکتے ہیں تاکہ اردو داں احباب اور خاص طور سے نئے لکھاریوں کو فائدہ پہنچ سکے۔ اس بحث میں جو بھی خامی اور خوبی ہے وہ میری نہیں بلکہ مصنوعی ذہانت کی ہے اس لئے میں اس سے بری ہوں۔

سوال : اردو میں " لئے " اور " لیے " میں کیا فرق ہے ؟

مصنوعی ذہانت : اردو املا میں " لیے " اور " لئے " کے درمیان بنیادی فرق ان کے لکھنے کے قاعدے (املا) اور بعض روایتی استعمالات کا ہے۔

(یہاں پر مصنوعی ذہانت نے ایک ویب سائٹ https://www.wujood.com/32493/ کا حوالہ دیا ہے جس کے اندر اطہر علی ہاشمی کا اسی موضوع پر ایک مختصر لیکن کافی اچھا مضمون ہے۔ یہی پر مصنوعی ذہانت کے انسٹا گرام کے ایک ویڈیو کا بھی حوالہ دیا ہے جس کے اندر اسی معنی میں استعمال کیے / کئے جانے والے ہندی کے الفاظ लिये اور लिए کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہوئے लिए کو شُدھ اور درست قرار دیا گیا ہے)۔

- **لیے (زیر کے ساتھ) :** جب "ل" کے نیچے کسرہ (زیر) ہو اور اس کے بعد "ی" آئے، تو قاعدے کے مطابق اسے " لیے " لکھا جاتا ہے (جیسے : میرے لیے، آپ کے لیے)۔ ماہرینِ املا اور جدید اردو قواعد کے مطابق **" لیے "** زیادہ درست اور مستند املا ہے۔
- **لئے (ہمزہ کے ساتھ) :** پرانے کتب خانوں، روایتی لکھاریوں یا بعض کتابوں میں " لئے " بھی استعمال ہوتا رہا ہے، لیکن املا کے جدید اصولوں کے لحاظ سے " ئے " وہاں استعمال ہوتا ہے جہاں حرف پر زبر یا الف ہو (جیسے : گئے، نئے)۔

خلاصہ:

عام طور پر لکھنے میں **" لیے "** کا استعمال ہی درست اور معیاری سمجھا جاتا ہے۔

سوال: معنی کے حساب سے؟

مصنوعی ذہانت: معنی اور استعمال کے لحاظ سے " لیے " اور " لئے " میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ دونوں الفاظ سو فیصد ایک ہی معنی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ان کے درمیان جو بھی فرق ہے، وہ صرف املا (لکھنے کے طریقے) کا ہے، معنی کا نہیں۔

دونوں کا مطلب انگریزی کے لفظ "For" یا "Because of" جیسا ہوتا ہے، جیسے:

- مقصد یا واسطے کے لیے (For): " یہ تحفہ آپ کے لیے/لئے ہے۔ "
- وجہ یا سبب کے لیے (Because of): " بارش کی وجہ سے اس لیے/لئے میں نہیں آ سکا۔ "

نتیجہ:

آپ دونوں میں سے جو بھی لفظ لکھیں، پڑھنے والا اس کا ایک ہی مطلب سمجھے گا۔ تاہم، جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا، جدید اردو میں **" لیے "** لکھنا زیادہ پسندیدہ اور معیاری مانا جاتا ہے۔

سوال: اگر ہم لئے لکھیں تو؟

مصنوعی ذہانت: اگر آپ **" لئے "** لکھتے ہیں، تو معنی میں کوئی خرابی یا تبدیلی پیدا نہیں ہو گی اور پڑھنے والا آپ کی بات بالکل صحیح سمجھ جائے گا۔

تاہم، اسے لکھنے سے درج ذیل دو باتیں سامنے آتی ہیں:

- **روایتی یا پرانا انداز:** " لئے " لکھنا اردو کا ایک پرانا اور روایتی طریقہ ہے۔ پرانی کتابوں، اخبارات اور بزرگ اساتذہ کی تحریروں میں اب بھی یہ املا بہت عام ہے۔
- **جدید املا کے اصولوں کے خلاف:** مقتدرہ قومی زبان (نیشنل لینگویج اتھارٹی) اور اردو کے جدید ماہرینِ لسانیات کے مطابق، " لئے " لکھنا اب املا کی رو سے غیر معیاری مانا جاتا ہے۔ اصول یہ ہے کہ " ہمزہ (ء) " وہاں آتا ہے جہاں آواز "ا" یا "و" سے بدل رہی ہو (جیسے: آئے، گئے)۔ چونکہ " لیے " میں بنیادی لفظ "لی" (لام + ی) ہے، اس لیے اس کے اوپر ہمزہ لگانا قواعد کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔

آسان لفظوں میں:

اگر آپ کسی امتحان میں بیٹھے ہیں یا کوئی رسمی (Official) دستاویز لکھ رہے ہیں، تو **" لیے "** لکھنا بہتر ہے تاکہ نمبر نہ کٹیں۔ لیکن اگر آپ عام گفتگو، سوشل میڈیا یا کسی غیر رسمی تحریر میں **" لئے "** لکھ دیتے ہیں، تو یہ کوئی بڑی غلطی نہیں مانی جائے گی اور اس کا مطلب وہی رہے گا۔

سوال: تو پھر معنی کے اعتبار سے یہ خرابی نہیں آئے گی کہ زیر بحث " لیے " اور لینے کے معنی میں مستعمل " لیے " میں کوئی فرق نہیں رہ جائے گا، جب کہ " لیے " جو لینے سے ہے اور " لئے " جو برائے کے معنی میں ہے؟

مصنوعی ذہانت : آپ نے بہت ہی باریک اور علمی نکتہ اٹھایا ہے، لیکن **اردو زبان کے مروجہ** قواعد اور تاریخ کے لحاظ سے یہ مفروضہ درست نہیں ہے، اور " لیے " لکھنے سے دونوں الفاظ کے معنی میں کوئی خلط ملط (Confusion) پیدا نہیں ہوتا۔

تفصیلی وضاحت درج ذیل ہے :

۱۔ " لینے " (فعل) سے جو " لیے " بنتا ہے، اس کا املا بھی " لیے " ہی ہے :

جب ہم فعل " لینا " سے ماضی کا صیغہ بناتے ہیں (جیسے : " اس نے پیسے **لیے** ")، تو اس کا اصل تلفظ اور املا ہمیشہ سے " **لیے** " ہی رہا ہے۔ اس پر کبھی بھی ہمزہ (ء) نہیں لکھا جاتا، کیونکہ یہاں " ی " اور " ے " الگ الگ واضح پڑھتے ہیں (ل + ی + ے)۔

۲۔ " برائے " (For) کے معنی والا " لیے " :

جدید اصولِ املا (مثلاً رشید حسن خان کی کتاب " اردو املا " اور مقتدرہ قومی زبان کے فیصلے) کے مطابق، " برائے " کے معنی والے لفظ کا اصل مادہ بھی " لام + ی " (زیر کے ساتھ) ہی ہے۔ اس لیے اسے بھی " **لیے** " لکھنا ہی درست ہے۔

۳۔ تو پھر دونوں میں فرق کیسے ہوتا ہے؟ (جملے کا سیاق و سباق) :

اردو میں ایسے بے شمار الفاظ ہیں جن کا املا بالکل ایک جیسا ہوتا ہے، لیکن ان کا فرق **جملے کے سیاق و سباق (Context)** سے فوراً واضح ہو جاتا ہے۔ پڑھنے والے کو کبھی کوئی ابہام نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر :

- **مثال الف (فعل/لینے کے معنی میں) :** " علی نے دکان دار سے پیسے **لیے**۔ " (یہاں " لیے " فعل ہے)۔
- **مثال ب (برائے/حرفِ جار کے معنی میں) :** " یہ تحفہ علی کے **لیے** ہے۔ " (یہاں " لیے " برائے کے معنی میں ہے)۔

جملے کی ساخت خود بتا دیتی ہے کہ یہاں کون سا معنی مراد ہے۔

۴۔ " لئے " (ہمزہ کے ساتھ) لکھنے سے قواعد کی خرابی :

اگر ہم صرف فرق کرنے کے لیے " برائے " والے لفظ کو " لئے " لکھیں، تو اردو قواعد کا ایک بڑا اصول ٹوٹ جاتا ہے۔ اردو املا کا قانون یہ ہے کہ **ہمزہ (ء) صرف وہاں آتا ہے جہاں دو مصوتے (Vowels) اکٹھے ہوں**، یعنی پہلے حرف پر زبر یا الف ہو (جیسے : گئے، نئے، آئے)۔ چونکہ " لیے " میں لام کے نیچے زیر (کسرہ) ہے، اس لیے وہاں ہمزہ لگانے کی کوئی گنجائش نہیں بنتی۔

خلاصہ :

اردو میں " لیے " (برائے) اور " لیے " (لینا سے) دونوں کا املا جدید اصولوں کے مطابق " **لیے** " ہی ہے، اور ان کے معنی کا تعین جملہ خود کر دیتا ہے۔ اس لیے " لیے " لکھنے سے معنی کی کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی۔

سوال : تو کیا یہ مانا جا سکتا ہے کہ جدید اردو قواعد لکھنے والوں نے اس لفظ کے بارے میں قدیم علمائے اردو کی مخالفت کی ہے؟

مصنوعی ذہانت : یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ جدید اردو قواعد کے ماہرین نے قدیم علمائے اردو کی مخالفت نہیں کی، بلکہ املا کو الجھنوں سے پاک کرنے کے لیے اس کی " تطہیر " (Standardization) کی ہے۔ یہ کسی ضد اضدی یا اختلاف کا نتیجہ نہیں تھا، بلکہ زبان کی فطری ترقی اور اسے آسان بنانے کی ایک علمی کوشش تھی۔

اس بات کو گہرائی سے سمجھنے کے لیے درج ذیل حقائق کو دیکھنا ضروری ہے :

۱۔ قدیم دور میں املا کی افراتفری:

پرانے دور میں اردو املا کا کوئی ایک متفقہ قانون نہیں تھا۔ ایک ہی کتاب میں ایک ہی مصنف بعض جگہ " لیے " لکھتا تھا اور بعض جگہ " لئے "۔ یہاں تک کہ قدیم لغات اور نسخوں میں " دیے/دئے " اور " کیے/کئے " کا بھی یہی حال تھا۔ چونکہ اس دور میں کوئی باقاعدہ املا کمیٹی نہیں تھی، اس لیے جو جس طرح سنتا یا خوبصورتی کے لیے چاہتا، لکھ دیتا تھا۔

۲۔ خطِ نسخ اور خطِ نستعلیق کا فرق:

" لئے " لکھنے کی ایک بڑی وجہ کتابت (Calligraphy) اور چھپائی کی سہولت تھی۔ خطِ نستعلیق میں " لیے " لکھنے کے لیے شوشے بنانے پڑتے ہیں، جبکہ " لئے " لکھنا کاتبوں کے لیے زیادہ آسان اور خوبصورت ہوتا تھا، چاہے وہ قواعد کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے یہ چل پڑا۔

۳۔ جدید ماہرین نے کیا کیا؟ :

جب بیسویں صدی میں ڈاکٹر عبد الستار صدیقی اور بعد میں رشید حسن خان جیسے بڑے محققین اور مقتدرہ قومی زبان (نیشنل لینگویج اتھارٹی) نے املا کے اصول وضع کیے، تو انہوں نے قدیم اساتذہ کی تحریروں کا گہرا مطالعہ کیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ہمزہ (ء) کا استعمال بہت زیادہ الجھاؤ کا باعث بن رہا ہے۔

انہوں نے ایک بہت سادہ اور منطقی قانون بنایا :

- **جہاں آواز "ا" یا "و" کے بعد آئے، وہاں ہمزہ ہوگا:** جیسے (کھائے، لائے، ہوئے، سوئے)۔
- **جہاں آواز "ی" (یائے معروف) کے بعد آئے، وہاں ہمزہ نہیں ہوگا:** جیسے (جیے، پیے، دیے، کیے، اور لیے)۔

۴۔ کیا یہ مخالفت ہے؟ :

اسے " مخالفت " اس لیے نہیں کہا جا سکتا کیونکہ خود قدیم دور کے کئی بڑے علما (جیسے مرزا غالب) اپنے خطوط میں املا کی اصلاح کے حامی تھے۔ زبانیں وقت کے ساتھ بدلتی اور آسان ہوتی ہیں۔ جس طرح پرانے زمانے میں " کرتا ہے " کو " کرتے ہے " یا " شھر " کو " شہر " (بغیر ہائے مخلوط) لکھا جاتا تھا اور بعد میں اسے بدل دیا گیا، اسی طرح " لئے " کو " لیے " میں تبدیل کرنا زبان کو یکسانیت دینے کی ایک علمی ضرورت تھی۔

خلاصہ :

جدید ماہرینِ املا نے قدیم علما کے احترام کو برقرار رکھتے ہوئے، صرف لکھنے کے نظام کو ایک ضابطے میں باندھنے کے لیے **" لیے "** کو معیار بنایا، تاکہ آنے والی نسلوں کے لیے اردو سیکھنا اور ٹائپ کرنا آسان ہو جائے۔

اردو املا میں ایک اور بڑی تبدیلی **" جائے گا " اور " جائیگا "** یا **" چاہیے " اور " چاہئے "** کی بھی ہے۔

سوال : تو پھر جتنی پرانی تحریروں میں " لئے " ہے اسے " لیے " سے بدل دینا چاہئے ؟

مصنوعی ذہانت : جی نہیں، پرانی تحریروں میں لکھے گئے " لئے " کو زبردستی " لیے " سے بدلنا علمی اور تاریخی لحاظ سے درست نہیں مانا جاتا۔ اس حوالے سے اردو کے محققین اور ماہرینِ لسانیات کا ایک بہت واضح اصول ہے جسے **" تحفظِ متن " (Textual Integrity)** کہا جاتا ہے۔ اس کی چند اہم وجوہات درج ذیل ہیں :

۱۔ تاریخی دستاویزی اہمیت :

کوئی بھی پرانی کتاب یا تحریر (جیسے میر امن کی " باغ و بہار "، غالب کے خطوط، یا علامہ اقبال کے مضامین) اپنے دور کی زبان اور املا کی تاریخ کا ایک زندہ ثبوت ہوتی ہے۔ اگر ہم اجتہاد کر کے ان کے املا کو جدید اصولوں کے مطابق بدل دیں گے، تو اردو زبان کی ارتقائی تاریخ (Evolutionary History) کا ریکارڈ مٹ جائے گا۔ آنے والی نسلوں کو کبھی معلوم نہیں ہو سکے گا کہ ماضی میں املا کا سفر کیسے طے ہوا۔

۲۔ نسخوں کی اشاعت کے دو طریقے :

جب پرانی کتابوں کو دوبارہ چھاپا جاتا ہے، تو ماہرینِ تدوینِ متن (Editors) دو الگ طریقوں پر عمل کرتے ہیں :

- **علمی یا تحقیقی ایڈیشن (Critical Edition) :** اس میں مصنف کے اصل املا کو بالکل نہیں چھیڑا جاتا۔ اگر انہوں نے " لئے "، " گئے " یا " چاہئے " لکھا ہے، تو اسے ویسے ہی چھاپا جاتا ہے تاکہ تحقیق کرنے والوں کے سامنے اصل شکل رہے۔
- **عوامی یا درسی ایڈیشن (Popular/Educational Edition) :** اگر کوئی کتاب اسکول یا کالج کے بچوں کے نصاب کے لیے چھاپی جا رہی ہو، تو وہاں صرف پڑھنے کی آسانی کے لیے جدید املا (لیے) اپنا لیا جاتا ہے، لیکن نیچے حاشیے (Footnote) میں لکھ دیا جاتا ہے کہ اصل نسخے میں یہ " لئے " تھا۔

۳۔ ڈیجیٹل کتب خانوں کا اِصول :

آج کل جب پرانی کتابوں کو انٹرنیٹ پر اسکین کر کے یا یونیکوڈ (Unicode) میں ٹائپ کر کے محفوظ کیا جاتا ہے، تو کوشش یہی ہوتی ہے کہ کاتب یا مصنف کے اصل املا کو برقرار رکھا جائے، کیونکہ ڈیجیٹل دنیا میں سرچ کرنے والے محققین دونوں طرزِ املا سے الفاظ تلاش کرتے ہیں۔

خلاصہ :

ہمیں **آج کی تحریروں**، تعلیمی امتحانات اور جدید طباعت میں تو لازمی طور پر **" لیے "** لکھنا چاہیے، لیکن پرانی تحریروں کے احترام اور ان کی تاریخی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے ان کے **" لئے "** کو تبدیل نہیں کرنا چاہیے۔

پرانی تحریروں میں املا کے اور بھی کئی دلچسپ نمونے ملتے ہیں، جیسے لفظ **" بالکل " کو " بلکل "** یا **" بالخصوص " کو " بلخصوص "** لکھنا۔

سوال : اور ایک سوال: کیا اسی طرز پر لفظ " دئے " کو " دیے " لکھنا زیادہ مناسب ہوگا؟

مصنوعی ذہانت : جی ہاں، بالکل ! جس طرح " لئے " کے مقابلے میں " لیے " لکھنا زیادہ مناسب اور مستند ہے، اسی طرح " دئے " کے مقابلے میں " دیے " لکھنا ہی جدید اردو املا کے مطابق سب سے زیادہ مناسب اور درست ہے۔

ان دونوں الفاظ کا اصول سو فیصد ایک ہی ہے، جس کی منطق درج ذیل ہے :

- **بنیادی حرف کی آواز (یائے معروف) :** لفظ " دیے " دراصل فعل " دینا " سے بنا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں " اس نے پیسے دیے " یا " چراغ دیے "، تو دال (د) کے بعد " ی " کی مکمل آواز آتی ہے (د + ی + ے)۔
- **ہمزہ (ء) کا قانون :** اردو قواعد کے جدید اصول کے مطابق، ہمزہ صرف وہاں لگایا جاتا ہے جہاں پچھلے حرف پر زبر (فتحہ) ہو، جیسے : **گئے** (گَ + ئے)، **نئے** (نَ + ئے)، یا **ہوئے** (ہو + ئے)۔ چونکہ " دیے " میں دال کے نیچے زیر (دِ) ہے اور اگلا حرف " ی " ہے، اس لیے یہاں ہمزہ لگانا قواعد کی رو سے غلط ہے۔

ایک جیسے الفاظ کا پورا گروپ :

جدید اردو املا میں اس پورے گروپ کو اب ہمزہ کے بغیر ہی لکھا جاتا ہے تاکہ زبان میں یکسانیت رہے :

- دئے ← **دیے** (جیسے : تحفے دیے)
- لئے ← **لیے** (جیسے : آپ کے لیے)
- کئے ← **کیے** (جیسے : کام کیے)
- جئے ← **جیے** (جیسے : آپ ہزاروں سال جیے جائیں)
- پئے ← **پیے** (جیسے : پانی پیے)

چنانچہ اب کسی بھی نئی تحریر، امتحانات یا دفتری خط و کتابت میں **" دیے "** لکھنا ہی سب سے بہترین اور معیاری طریقہ مانا جاتا ہے۔

اردو املا کے اس اصول میں ایک اور دلچسپ لفظ **" چاہیے "** بھی آتا ہے، جسے کچھ لوگ **" چاہئے "** (ہمزہ کے ساتھ) لکھتے ہیں۔

(پیش کش : عبدالعلیم بن عبدالحفیظ سلفی)

۲۰۲۶/۱۱/۹م